

## خطبہ (۲۳۲)

رسول ﷺ کو غسل و کفن دیتے وقت

فرمایا:

یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ کے رحلت فرماجانے سے نبوت، خدائی احکام اور آسمانی خبروں کا سلسلہ قطع ہو گیا جو کسی اور (نبی) کے انتقال سے قطع نہیں ہوا تھا۔ آپ نے (اس مصیبت میں اپنے اہل بیت ﷺ کو) مخصوص کیا، یہاں تک کہ آپ نے دوسروں کے غمتوں سے تسلی دیدی اور (اس غم کو) عام بھی کر دیا کہ سب لوگ آپ کے (سوگ میں) برابر کے شریک ہیں۔ اگر آپ نے صبر کا حکم اور نالہ و فریاد سے روکا نہ ہوتا تو ہم آپ کے غم میں آنسوؤں کا ذخیرہ ختم کر دیتے اور یہ دردمنت پذیر درماں نہ ہوتا اور یہم وحزن ساتھ نہ چھوڑتا، (پھر بھی یہ) گریہ و بکا اور اندوہ وحزن آپ کی مصیبت کے مقابلہ میں کم ہوتا۔ لیکن موت ایسی چیز ہے کہ جس کا پلٹانا اختیار میں نہیں ہے اور نہ اس کا دور کرنا بس میں ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر شار ہوں! ہمیں بھی اپنے پروردگار کے پاس یاد کیجئے گا اور ہمارا خیال رکھئے گا۔

--☆☆--

## خطبہ (۲۳۳)

اس میں پیغمبر ﷺ کی بھرت کے بعد اپنی کیفیت اور پھر ان تک پہنچنے تک کی حالت کا تذکرہ کیا ہے۔

میں رسول ﷺ کے راستہ پر روانہ ہوا اور آپ کے ذکر کے خطوط پر قدم رکھتا ہوا مقامِ عرج تک پہنچ گیا۔ (سید رضیٰ کہتے ہیں کہ یہ لکھوا ایک طویل کلام کا جزو ہے۔)

اور «فَأَطْلَأْتُ ذُكْرَهُ» ایسا کلام ہے جس میں ممکنہ درجہ کا اختصار اور فضاحت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ابتدائے سفر سے

(۲۳۲) وَمِنْ كَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

قَالَهُ وَ هُوَ يَلِي عُشْلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ تَجْهِيْزَةً:

بِأَنِّي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ اِنْقَطَعَ بِمَوْتِكَ مَا لَمْ يَنْقَطِعْ بِمَوْتِ غَيْرِكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَ الْأَنْبَاءِ وَ أَخْبَارِ السَّمَاءِ، خَصَّصْتَ حَتَّى صِرَّتْ مُسَلِّيًّا عَمَّنْ سِوَاكَ، وَ عَمِّيْتَ حَتَّى صَارَ النَّاسُ فِيهِكَ سَوَاءً، وَ لَوْلَا أَنَّكَ أَمْرَتَ بِالصَّابِرِ، وَ نَهَيْتَ عَنِ الْجَرِيْعِ، لَا نَفَدَنَا عَلَيْكَ مَاءَ الشُّوَوْنَ، وَ لَكَانَ الدَّاءُ مُمَاطِلًا، وَ الْكَمْدُ مُحَالِفًا، وَ قَلَّا لَكَ! وَ لِكِنَّهُ مَا لَا يُمْلِكُ رَدْدَهُ، وَ لَا يُسْتَطَاعُ دَفْعَهُ، بِأَنِّي أَنْتَ وَ أُمِّي! اذْكُرْنَا عِنْدَ رِبِّكَ، وَ اجْعَلْنَا مِنْ بَأْلِكَ!

-----☆☆-----

(۲۳۳) وَمِنْ كَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

إِقْتَضَ فِيْهِ ذُكْرَ مَا كَانَ مِنْهُ بَعْدَ هَجْرَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الْمَسْكَنُ ثُمَّ حَاقَّ بِهِ.

فَجَعَلْتُ أَثْيَعَ مَا خَذَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسْكَنُ فَأَطْلَأْتُ ذُكْرَهُ، حَتَّى اِنْتَهَيْتَ إِلَى الْعَرْجِ (فِي كَلَامِ طَوِيلٍ).

قَوْلُهُ عَلَيْهِ الْمَسْكَنُ: «فَأَطْلَأْتُ ذُكْرَهُ»، مِنَ الْكَلَامِ الَّذِي رُوِيَ بِهِ إِلَى غَايَتِي الْإِيجَازِ وَ الْفَصَاحَةِ.